بِسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔ 11 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ۔ ہجرت۔ ہش، 1385 بمطابق۔ مئی 2006ء شمارہ نمبر 5

حلقہ وائیٹرسٹڈ میں فقید المثال وقارِ عمل

مورخہ 18۔ مارچ 2006ء بروز ہفتہ وائٹرسٹڈ میں شہر کی اِنتظامیہ کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق جماعت کے ممبران نے وقارِ عمل میں حصّہ لیا۔

انتظامیہ نے شہر میں ایک مخصوص علاقہ وقارِ عمل کرنے کے لیئے دیا اور اس کام کو کرنے کے لیئے Stadt کی طرف سے ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

اس وقارِ عمل میں مکرم گلزار احمد صاحب، مکرم محمد افضل صاحب، مکرم محمد یونس صاحب، مکرم بشیر احمد مجوکہ صاحب اور محمد اشرف صاحب کے علاوہ شہر ھٰذا کے دوسرے احباب نے بھی ذوق شوق سے حصّہ لیا اور کام کو احسن رنگ میں انجام دیا گیا۔

آخر پر تمام احباب کو ایک ریسٹورانٹ میں ریفرشمنٹ دی گئی جس میں مکرم برگر ماسٹر صاحب بھی تشریف لائے اور احباب کا شُکریہ ادا کیا اُن کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا، اُنہوں نے خوشی کا اِظہار کیا اور تعریف کی۔

اِس موقع پر اخبار کا نمائندہ بھی آیا ہوا تھا جس نے صدر صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔

اللہ تعالیٰ جرمن قوم کو جلد از جلد حقیقی اسلام کو سمجھنے کی اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ۔ ارشد احمد شہباز جنرل سیکریٹری لوکل امارت Darmstadt)

مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے تیس طلباء کی مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں آمد

یہ محض خُدا تعالےٰ کا فضل واحساں ہے کہ صوبہ ھیسن کے شہر '' ڈارمسٹڈ'' میں جب سے مسجد نور الدین تعمیر ہوئی ہے کیا مسلم اور کیا غیر مُسلم اِس مسجد کو دیکھنے کے لیئے اکثر آتے رہتے ہیں، چنانچہ مورخہ 24 مارچ 2006 بروز جُمعہ بھی آفن باخ سے (30) طلباء اور طالبات جو سب گیارویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں صبح دس بجے مسجد آئے اُن کے ساتھ اُن کی ٹیچر بھی تھیں اِس وفد میں 6 تُرک مسلمان اور باقی غیر مسلم تھیں جن کو مسجد لانے کے لیئے ایک احمدی طالبہ عزیزہ ماہم چوھدری نے کوشش کی اور پروگرام بنایا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بس اسٹاپ مسجد نور الدین کے بالکل سامنے ہے۔ جب وہ بس سے اُتریں تو اُن کی ٹیچر نے سب کو مسجد کے اِحترام کے طور پر دوپٹے اوڑھنے کی ہدایت کی۔ مقامی طور پر ان کا استقبال محترمہ لوکل صدر صاحبہ لجنہ امتہ الحی صاحبہ اور سیکریٹری تبلیغ لجنہ محترمہ ماریہ زبیر نے کیا۔ مسجد دکھانے کے بعد سب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا گیا بہت سی طالبات نے خُوشی کا اظہار کیا کہ پہلی بار اسطرح تفصیل سے اسلامی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان کی ٹیچر نے من ہائیم جلسہ سالانہ میں بھی شریک ہونے کا وعدہ کیا۔ طالبات نے بھی دوبارہ مسجد آنے کا اظہار کیا۔ تمام مہمانوں کی کیک اور چائے سے تواضع کی گئی۔ اکثر نے جانے سے پہلے فوٹوگرافی بھی کی۔ اسطرح یہ مہمان دو گھنٹے سے زائد مسجد میں رہنے کے بعد پُرمسرت واپس تشریف لے گئے اللہ تعالےٰ عزیزہ ماہم چوھدری اور مقامی لجنہ کی عہدیداروں کو جزاء عطا کرے جنہوں نے وقت دے کر مہمانوں کو خانہ خُدا میں اسلام کی تعلیم سے آگاہی کروائی۔

مورخہ 27 مارچ 2006ء کو لوکل امارت میں جلسہ یومِ مسیح الموعودؑ منایا گیا جو مسجد نور الدین ڈارم سٹڈ میں مُنعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے معہ اردو ترجمعہ پیش کی۔ جرمن ترجمہ مکرم نعمان لون صاحب نے کیا۔

اسکے کے بعد ایک خادم مکرم عثمان صاحب (صفحہ:۲)

لوکل عمارت فرنکفرٹ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

مورخہ 26 مارچ 2006ء بروز اتوار کو بیت السبوح میں لوکل عمارت فرنک فرٹ کے تحت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوُا، جس کی صدارت مکرم فلاح الدین خان صاحب نے کروائی۔ مکرم راجہ ندیم انجم صاحب نے سورۃ جمعہ کی تلاوت بمعہ اُردو ترجمہ پیش کی۔ نظم مکرم مرزا منصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس بابرکت تقریب کی پہلی تقریر مکرم ادریس احمد صاحب نے زیرِ موضوع '' ظہور امام مہدیؑ کی پیشگوئیاں'' کی۔ آپ نے قُرآن وحدیث و بزرگان اُمت اور غیر مسلم اکابرین کے حوالہ سے ثابت کیا کہ ظہور مہدی تمام باقی صفحہ نمبر ۲ پر

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اُس نے پہلے بنائے ہوئے تھے اُن سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اُسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اُس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اُسے اپنے علم کا یا قوتِ بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اُس کے ربّ ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ، 144)

ریجن ہیسن نارڈ میں داعی الیٰ اللہ ورکشاپ کا انعقاد

مورخہ 18 مارچ 2006ء کو ریجن ہیسن نارڈ میں داعی الیٰ اللہ ورکشاپ منعقد ہوُا۔ پروگرام کا آغاز 12:10 پر ہوُا۔ کلام پاک کی تلاوت عزیزم کمال احمد صاحب نے کی اور ساتھ اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ جرمن ترجمہ عزیزم شہزاد احمد صاحب نے کیا۔ نظم عزیزم رضوان سرور صاحب نے پڑھی اور اس کا ترجمہ مکرم مصباح الظفر کھوکھر صاحب نے کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کو تبلیغی ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد اور طریقہ کار کے بارہ میں بتایا، اور ہدایات دیں، وقت کی پابندی کرنے پر زور دیا۔ اس کے بعد سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 68 کا ترجمہ پیش کیا'' اے رسول ﷺ: اچھی طرح پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اُس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے ہمیں کیا کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں، اس پر غور کرنے کے لئے آج ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ وخلفاء سلسلہ نے اس بارے میں جو ہدایات دیں ہیں، خاکسار نے مختصراً پڑھ کر سنائیں۔

نمازظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوُا۔ اس کے بعد سوال وجواب اور اظہارِ رائے کا پروگرام باقی صفحہ ۲

ناصر باغ گروس گیراؤ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

الحمدُللہ کہ لوکل امارت گیروس گیراؤ کو یوم مسیح موعودؑ شایانِ شان طور پر منانے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام سارے دن پر محیط تھا۔ اس روز تقاریر کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ علاوہ ازیں بیت بازی، ذہنی آزمائش کے پروگرام بھی ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے دوستوں اور حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا صاحب نے افتتاحی تقریر میں سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں ایک تقریری مقابلہ بھی ہوُا جس میں علاوہ خدام وانصار کے اطفال نے بھی حصہ لیا۔

تقریری مقابلہ کے بعد وقفہ نماز وطعام ہوُا۔ سیکرٹری ضیافت مکرم ناصر شاہ صاحب اور اُن کی ٹیم نے انتہائی محنت سے تمام افراد کے لئے کھانا تیار کیا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مقابلہ جات میں اوّل، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح حاضری کے لحاظ سے اوّل آنے والے حلقہ کو انعامی شیلڈ دی گئی۔ اس پروگرام میں آٹھ سو پچیس افراد نے شرکت کی۔ انتظامی امور میں کچھ دوستوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(رپورٹ۔ محمد اکرم خان، انچارج پروگرام)

خلاصہ تقاریر، برموقع ”جلسہ سالانہ“ جرمنی 2005ء

مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب جو جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر ہیں، نے جلسہ سالانہ جرمنی 2005 کے موقع پر ”جرمنی میں احمدیوں کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی، قارئین کے لیئے اردو زبان میں اس کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے

مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت جرمنی کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی تقدیر آپ کو اس ملک میں لے کر آئی ہے، اب آپ کا کام ہے کہ اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام اس قوم کو پہنچائیں۔ آنحضرت ﷺ جو آخری نبی ہیں، کی سیرت کے بارے میں اتنی معلومات جمع ہوئیں ہیں جتنی کسی نبی کے بارے میں نہیں ہوئیں۔ آپ ﷺ کامل نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو بُرائی سے روکے اور بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔ ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہاں بہت سی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ عیسائیت نے یہاں لوگوں کو زبردستی عیسائیت میں داخل کیا۔ اس قوم نے بڑے بڑے مصائب جھیلے ہیں، جنگ عظیم اوّل اور دوم میں، نازی دور میں اسے بہیمیت کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور اب اس زمانہ میں ایک ہوئے جس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو الہام ”فرائی ڈے دی ٹینتھ“ کے ذریعہ پہلے سے اطلاع دی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ جرمنی میں اس وقت تیس ہزار سے زیادہ احمدی بستے ہیں جو آہستہ آہستہ تاریخ کا حصہ بنتے جا رہے ہیں، نئی نسل میں بہت صلاحتیں ہیں مگر ساتھ ساتھ مادی کشش کے خطرات بھی ہیں۔ جو نیکی کی طرف کوشش کرتے ہیں وہ نفس مطمئنہ حاصل کر لیتے ہی۔ ہمارا ماٹو ”محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں“ جرمن قوم کے لئے ایک مثالی ماٹو بن سکتا ہے مگر ہمیں اُن کو عملی مثال دینی ہوگی۔ ہمیں نفس کا جہاد کرنا ہو گا، سچائی اور امانت کے جوہر، جو ترقی کے جوہر ہیں، اپنانے ہوں گے، جو لوگ صبر اور تحمل سے کوشش میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ امیر صاحب نے عہدہ داروں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور آنحضرت ﷺ کی مثال دی کہ اگرچہ آپ کا شیطان مسلمان ہو چکا تھا پھر بھی آپ ﷺ بہت استغفار پڑھتے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا ہمیں ہر شعبہ میں انسانیت کی خدمت کرنے والوں کی ضرورت ہے، ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو ترقی پذیر ممالک میں جا کر خدمت کر سکیں، جو افریقہ جا کر خدمت کر سکیں، جو سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ امیر صاحب نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اس ملک میں مثبت کام کرنے ہیں، انصاف قائم کرنا ہے۔ آپ لوگوں کو نظام وصیت میں شامل ہونا چاہیئے، خاص طور پر اگر آپ مالی پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ابھی سے یعنی شادی سے پہلے ہی اس نظام میں شمولیت اختیار کر لیں یہ آپ کے لئے زیادہ اچھا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا موقع ہے، آپ میں سے ہر ایک اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرے، عبادت پر زور دیں۔ جلسہ کے موقع پر وقت کا بہترین استعمال کریں، خاموشی سے تقاریر سنیں، مہمانوں کا خیال رکھیں۔ جلسہ کے بعد اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کہاں تک اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بتایا کہ اسلام کیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

نیا کشمیر

احمد فراز

میری فردوس گل ولالہ ونسرین کی زمیں
تیرے پھولوں کی جوانی ترے باغوں کی بہار
تیرے چشموں کی روانی تیرے نطنّاروں کا حُسن
تیرے کہساروں کی عظمت تیرے نغموں کی پھوار
کب سے ہیں شعلہ بداماں وجہنّم بکنار

تیرے سینے پہ محلاّت کے ناسوروں نے
تیری شریانوں میں اک زہر سا بھر رکھا ہے
تیرا ماحول تو جنّت سے حسیں تر ہے مگر
تجھ کو دوزخ سے سوا وقت نے کر رکھا ہے
تجھ کو غیروں نے سدا دست نگر رکھّا ہے

مہ وانجم سے تراشے ہُوے تیرے باسی
ظلم وادبار کے شعلوں سے جہاں سوختہ ہیں
قحط وافلاس کے گرداب میں غرقاب عوام
جن سے تقدیر کے ساحل بھی برافروختہ ہیں
سالہا سال سے لب بستہ زباں دوختہ ہیں

اُن کی قسمت میں رہی محنت ودریوزہ گری
اور شاہی نے تیری خلد کو تاراج کیا
تیرے بیٹوں کا لہو زینتِ ہر قصر بنا
تجھ پہ نمرود کی نسلوں نے سدا راج کیا
ان کا مسلک تھا کہ پامال کیا راج کیا

لیکن اب اے مری شاداب چناروں کی زمیں
انقلابات نئے دور ہیں لانے والے
حشر اُٹھانے کو ہیں اب ظلم کے ایوانوں میں
جن کو کہتا تھا جہاں بوجھ اُٹھانے والے
پھر تجھے ہیں گل وگلزار بنانے والے

(بحوالہ، کتاب شب خون، صفحہ۔30,28)

بقیہ۔ تبلیغی ورکشاپ

ہوُا جس میں نو جوانوں نے حصہ لیا اور تبلیغ کے طریقہ کار کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کام کو زیادہ سے زیادہ موثر رنگ میں کرنے کے لئے اپنی اپنی تجاویز دیں۔ اس سلسلہ میں کاسل نورڈ سے تشریف لائے ہوئے مکرم طارق ادریس صاحب نے بڑے بھرپور انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب صدر جماعت فرینکن برگ نے بچوں کے ذریعہ تبلیغ کے طریقہ کو بہترین قرار دیتے ہوئے کچھ بچوں کی مثالیں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں علمی لحاظ سے تبلیغ کے علاوہ قول وفعل اور کردار سے بھی تبلیغ کرنی چاہئے۔ اندرونی تربیت اور اصلاح معاشرہ، خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کیئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہمیں احیاء دین کے لیئے ہر لمحہ قربانی کرنی پڑے گی۔ اس کے بعد خاکسار نے دُعا کروائی اور یوں یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ۔ انصر علی بھٹی، ریجنل امیر، ہیسن نارڈ)

بقیہ۔ یوم مسیح موعود لوکل عمارت ڈارم سٹڈ

نے حضرت مسیح الموعودؑ کا عشق قرآن پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عبدالغفّار صاحب نے حضرت مسیح الموعودؑ کے دعوۃ الیٰ للہ سے متعلق تڑپ اور خواہش کے بارہ میں تقریباً 50 منٹ تک تقریر کی اور احباب کو توجّہ کروائی۔ یہ تقریر لجنہ کے حصّہ میں بھی سنائی گئی۔ اُسکے بعد مکرم لوکل امیر صاحب نے مکرا امام صاحب کا شُکریہ ادا کیا۔ آخر پر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔ احباب وخواتین کی کل حاضری 350 رہی۔

(رپورٹ۔ محمود احمد لوکل امیر، ڈارم سٹڈ)

بقیہ۔ یوم مسیح موعودؑ، فرنکفرٹ

ادیانِ عالم کا متفقہ فیصلہ تھا۔ اور سب اُن کے نزول کے منتظر تھے۔ دوسری تقریر مکرم طاہر محمود صاحب نے اخلاق عالیہ حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر کی۔ آپ نے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اور آپؑ کے پاک نمونے سے خاص طور پر تحمل اور برداشت کے واقعات بیان کیئے اور آج کل کے حالات میں اپنی زندگیوں میں ان اخلاق کو زندہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریر کے بعد لجنہ کی طرف سے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی گئی۔ آج کی آخری تقریر مکرم ومحترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربیّ انچارج جرمنی کی، مسیح موعودؑ بحثیت داعی الیٰ للہ کے موضوع پر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج کل جرمنی بھر میں اس موضوع پر، تبلیغی سیمینار منعقد کیئے جا رہے ہیں، اور آج کل کے حالات کے تناظر میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے دُنیا کو روشناس کرایا جائے۔ مکرم مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے اسلام کی تبلیغ کے بارے میں بعض واقعات بیان فرمائے۔ صاحب صدر مکرم فلاح الدین خان صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ نے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے اسوہ خاص طور پر مالی قربانی سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام پروگرام کے وقت کے مطابق ختم ہوُا۔ اس جلسہ میں کُل 630 مرد وخواتین نے شرکت کی۔

(رپورٹ۔ سیکرٹری تربیت، ادریس احمد)

سفرِ کشمیر

(زبیر خلیل خان)

ان صفحات میں مضمون نگار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے، دیگر افراد جنھوں نے اس سلسلہ میں کشمیر کا سفر کیا ،اگر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاھیں تو اخبار احمدیہ کے صفحات حاضر ھیں۔

آٹھ اکتوبر 2005ء کو کشمیر اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں تاریخ کا تباہ کُن زلزلہ آیا۔ ٹیلی ویژن پر یہ خبر سنتے ہی جماعت احمدیہ اسلام آباد پاکستان سے فوری رابطہ کیا اور انہیں ''ہومینٹی فرسٹ'' کی جانب سے امدادی کاموں میں شراکت کی پیشکش کی گئی، وہاں سے درخواست ملی کہ ڈاکٹرز اور ادویات کی ضرورت ہے۔ دوسرے روز ہی ڈاکٹر انصر حیات صاحب اور ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب پر مشتمل ٹیم پاکستان روانہ کردی گئی جو اپنے ساتھ ضروری ادویات کی وافر مقدار لے گئے۔ جرمنی کی طرف سے بھجوائی گئی اس طبی امدادی ٹیم نے متاثرہ علاقوں میں فوری طور پر کام شروع کردیا۔ دوسری طرف ہومینٹی فرسٹ کے تحت جرمنی بھر میں متاثرین کے لئے امداد و عطیہ جات اکھٹے کرنے کا کام بھی شروع کردیا گیا۔ اس کے علاوہ آفت زدہ علاقے میں ہومینٹی فرسٹ کے کام میں تسلسل جاری رکھنے کے لئے ڈاکٹروں اور ماہرین پر مشتمل ٹیمیں ساتھ ساتھ روانہ کی جاتی رہیں۔ ڈاکٹروں میں متذکرہ بالا افراد کے علاوہ ڈاکٹر عمران، ڈاکٹر عمیر باجوہ، ڈاکٹر بھٹی صاحب نے بھی بہت ہی اخلاص کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ ابتدائی طبی امداد کے ماہرین میں جرمن احمدی قاسم انگر صاحب، طارق حبیب گڈٹ صاحب، اور یحیٰ جان صاحب کی خدمات کو بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ دیگر خدمت کرنے والے افراد الطاف محمود صاحب، حافظ مظفر عمران صاحب راشد ارشد صاحب، ھشام اللہ صاحب، چوہدری اعجاز صاحب، عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، زبیر خلیل خان، مس سبرینا صاحبہ، اور کیتھی صاحبہ، ہیں۔ مظفر آباد جانے والے ہر فرد نے اپنی اپنی حیثیت میں بے انتہا خدمت کی، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ بوزنیا سے ڈاکٹر ظفر صاحب نے مسلسل تین ماہ وقف عارضی کیا جبکہ ہالینڈ سے ڈاکٹر عمران صلاح الدین لغاری صاحب دو مرتبہ گئے اور اپنی پیشہ وارانہ خدمات انجام دیں۔ دسمبر 2005ء کے وسط میں جب خاکسار کشمیر پہنچا تو قبل ازیں وہاں جرمنی کی طرف سے ڈاکٹر لغاری اور ڈاکٹر بھٹی صاحب موجود تھے۔ ڈاکٹر بھٹی صاحب ''باغ کیمپ'' میں اور ڈاکٹر لغاری صاحب مظفر آباد کیمپ خدمات انجام دے رہے تھے۔ پی آئی اے، اپنی انتہائی بور اور تھکا دینے والی مسلسل آٹھ گھنٹے کی پرواز کے بعد اسلام آباد پاکستان کے ہوائی مستقر پر اتری۔ عمومی کاغذی کاروائی کے بعد باہر نکلے اور ہومینٹی فرسٹ کی طرف سے خوش آمدید کہنے والوں کو ڈھونڈنے لگے۔ سب چہرے، ہی اپنے جیسے تھے، سمجھ نہ آرہی تھی کہ متعلقہ دوست کیسے ملیں گے۔ جب احساس ہؤا کہ یہاں تو لینے کوئی نہیں آیا تو ہومینٹی فرسٹ اسلام آباد کے دفتر میں فون کیا، وہاں سے علم ہوا کہ ایک دوست ویگن لے کر ہوائی مستقر آرہے ہیں۔ بہر حال دوبارہ تلاش شروع کردی۔ مجھے یہ استجاب تھا کہ جب سب ہی میلے رنگ کے ہوں تو فرق کیسے نظر آئے۔ یہاں یورپ میں تو رنگت کی وجہ سے فوری تفریق ہوجاتی ہے۔ لیکن اس قدر آباد ہوائی اڈا پر یہ کام خاصہ مشکل تھا۔ آدھ گھنٹے کی تگ ودو اور مختلف افراد سے پوچھ گچھ کے بعد ایک صاحب کہنے لگے کہ وہ ہومینٹی فرسٹ کی جانب سے خاکسار کو لینے آئے ہیں۔ ان کے ساتھ سوار ہوکر ہومینٹی فرسٹ کے دفتر جا پہنچے۔ انٹرنیشنل ہومینٹی فرسٹ کے چیر مین محترمی احمد یحیٰ صاحب اور دیگر افراد سے ملاقات ہوئی۔ آئندہ کا پروگرام طے ہؤا۔ اسلام آباد میں واقع ہومینٹی فرسٹ کا اسٹور دیکھا، جرمنی سے بھجوایا گیا تمام سامان یہاں موجود تھا۔ جرمنی کے بعض ایسے پرانے دوستوں سے بھی ملاقات ہوگئی جو کہ اب لنڈن شفٹ ہو چکے ہیں اور وقف عارضی کر کے اس وقت اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ شام کے وقت ''خیمہ بستی'' اسلام آباد گئے جو کہ ہومینٹی فرسٹ کے انتظام کے تحت اسلام آباد میں قائم کیا گیا تھا۔ جس طریق سے انتظام کئے گئے تھے اس سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ واقعی یہ ایک ماڈل خیمہ بستی ہے۔ جرمنی کے تجربہ کار اور ایسے انتظامات کے ماہر محترمی خطیب الرحمٰن صاحب تمام انتظامات کے نگران تھے، یہ آجکل لنڈن شفٹ ہو گئے ہیں اور وہاں سے وقف عارضی کر کے اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ رات گئے اسلام آباد گیسٹ ہاؤس میں توارد ہوا، خیال تھا کہ جلدی سو کر کچھ تھکان اُتاریں گے مگر وہاں میجر سعدی صاحب نے آڑے ہاتھوں لے لیا۔ پاکستان بھر کی طرف سے امدادی پروگرام کی نگرانی کے لئے جناب مرکز کے مقرر شدہ نمائندے تھے۔ اگلی پچھلی تمام باتیں ہوتی رہیں، رات دو بج چکے تھے اور اس دوران خاکسار کئی بار نیند کے غلبہ سے گرا جاتا تھا۔ میجر سعدی صاحب کو چند بار اس کا احساس تو ہوا لیکن غالباً کوئی جونیئر میجر انکے قابو میں پہلی بار آیا اور وہ اس سے اگلے پچھلے، سارے بدلے چکانے کے موڈ میں لگ رہے تھے۔ تاہم جب انہیں احساس ہوا کہ اب ان کے سامنے صرف گوشت پوست کی ایک غیر متحرک تصویر سی پڑی ہے تو وہ اپنے کمرے میں چلے گئے۔ صبح چھ بجے ہاوس ماسٹر نے پھر جگا دیا۔ نماز، ناشتے سے فارغ ہوئے تو گاڑی آدھمکی کہ فوری طور پر اسلام آباد ایرپورٹ جانا ہے وہاں سے ہیلی کاپٹر پر مظفر آباد روانگی ہے۔ بھاگم بھاگ ہوائی مستقر پہنچے، ضابطہ کی کاروائی مکمل کی اور روسی ساخت کے ایک ہیبت زدہ ہیلی کاپٹر میں جا کر امان ملی۔ پندرہ بیس اور بھی لوگ تھے۔ تقریباً سب ہی بیرون پاکستان سے آئے تھے۔ سوتے جاگتے میں احساس ہؤا کہ ہیلی کاپٹر کہیں اتر گیا ہے، حکم ہؤا کہ باہر نکل کر تازہ ہوا کھائیں۔ باہر نکل کر معلوم کیا کہ یہ کون سی جگہ ہے، معلوم ہؤا کہ ایبٹ آباد میں ہیں، ماضی کے جھروکے جا کھلے، وہی شہر جہاں سے گیارھویں، بارھویں کلاس پاس کی تھی اور وہی شہر جہاں فوج کی سخت تربیت حاصل کی کہ ابھی تک سختی نہیں گئی، بہر حال ابھی ماضی کے جھروکے میں جھانکنا شروع ہی کیا تھا کہ دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے کی صدا آئی۔ اگلی منزل مانسہرہ تھی اور پھر عارضی قیام گاہ مظفر آباد آگئی۔ ہیلی کاپٹر سے اترتے ہی ہالینڈ کے ڈاکٹر عمران لغاری صاحب نظر آگئے، وہ ہمیں لینے آئے ہوئے تھے، انکے ساتھ یونیورسٹی کیمپ میں آگئے اور آئندہ کی منصوبہ بندی طے کرنے لگے۔

ہومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت مظفر آباد کی پُرانی یونیورسٹی کے کیمپس میں ایک طبّی امداد کا کیمپ تھا جب کہ دوسرا کیمپ جہلم دریا کے کنارے مظفر آباد سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع مقام ''دھّنی سیّداں'' میں تھا۔ اول الذکر کیمپ چونکہ شہر کے وسط میں تھا اور یہاں ذرائع آمدورفت موجود تھے اور اردگرد خیمہ بستیاں بھی تھیں لہٰذا یہاں سارا دن مریضوں کا تانتا بندھا رہتا تھا اور بعض مرتبہ تو یہ تعداد پانچ صد تک چلی جاتی تھی۔ خاکسار کے قیام کے دوران اس کیمپ کے روحِ رواں دراصل میجر ڈاکٹر صلاح الدین لغاری ہی تھے، ان کی فوج والی خاص (Tipical) زبان اور مریضوں کے ساتھ دن رات کی جگت بازی، تھکاوٹ کا احساس نہیں ہونے دیتی تھی۔ خاکسار کا کام چونکہ مختلف شعبہ جات کے درمیان تعاون و تعلق بحال رکھنے (coordination) کا تھا لہٰذا اگلے دن ہی اقوام متحدہ کے متعلقہ ادارہ کے تحت عارضی پناہ گاہوں کے کام کے سلسلہ میں مصروف ہوگیا۔ I.O.M کے ادارہ کو اقوام متحدہ کی طرف سے عارضی پناہ گاہوں کی تعمیر کا معاملہ سونپا گیا تھا۔ ان کی زیر نگرانی ہومینٹی فرسٹ جرمنی کو یونین کونسل heer kotli کے گاؤں تفویض کئے گئے۔ اوّل کام گاؤں گاؤں جا کر Assessment Form بھرنے تھے تا کہ اندازہ ہوسکے کہ گاؤں کے مکینوں کو کیا مل چکا ہے اور کیا کیا اشیا ابھی مہیا کرنی باقی ہیں۔

اپنی یہ نئی ذمہ داری لے کر دوسرے روز مظفر آباد سے دریائے نیلم کے کنارے ''وادئ نیلم'' میں نکل پڑے کیونکہ تفویض شدہ یونین کونسل اسی علاقہ میں واقع تھی۔ خاکسار نے قائد ضلع مظفر آباد محترمی اکبر صاحب کو جو محکمہ بجلی میں ''ایس.ڈی.او'' ہیں اور مربّی سلسلہ محترمی انصر محمود صاحب کو ساتھ لے لیا۔ ہومینٹی فرسٹ کی جانب سے کرایہ پر لی گئی ویگن کو ڈرائیو کرنے والے محترم لطیف صاحب گیارہ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد جواب دے گئے، راستہ ہی اتنا خطرناک تھا کہ آگے جانے کے لئے دل گُردے والا ہی ڈرائیو کرسکتا تھا، اور وہ تو ''موٹر وے'' کے سیدھے سادے سے ڈرائیور تھے۔ دریائے نیلم پر ایک مشہور جگہ ہے ''پل گھوڑی''، اس سے آگے نیلم وادی میں مختلف اطراف کو سڑکیں نکلتی ہیں، یہاں جرمنی والے اگر اسے اصلی سڑکیں سمجھیں گے تو مغالطہ لگے گا، کشمیری زبان میں سڑک اس کو کہتے ہیں جہاں پہاڑی جیپ کے بس دو اگلے پہیّے داخل ہوسکیں، باقی کام ڈرائیور خود کرلیتا ہے۔ یہاں سے ایک جیپ (جو جیپ کم اور ڈھانچہ زیادہ تھی) کرائے پر لی اور ڈرائیور سے گاؤں Ashrrog جانے کا کہا، جیپ چل پڑی، کچھ دیر بعد احساس ہؤا کہ یہ تو انتہائی خطرناک مہم پر نکل پڑے ہیں، کیوں کہ انتہائی پتلی سی پگڈنڈی کو سڑک کا نام دے کر willys جیپ کا ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا، بعض موڑوں پر تو اُسے موڑ کاٹنے کے لئے دو تین مرتبہ آگے پیچھے آنا پڑتا تھا، اور جب وہ پیچھے کی طرف آتا تھا تو ہم عالمِ بالا کے خیال میں کھو جاتے تھے کہ پیچھے اتھاہ گہرائیاں اور دریائے نیلم کا شور اور سامنے بلند و بالا پہاڑ ، درمیان میں ہم جیپ میں پھنسے ہوئے اور ڈرائیور صاحب جیپ کو موڑ کٹوانے کی تگ ُدو میں مصروف، چند گھنٹے عجیب و غریب صورتِ حال میں گزر گئے۔ آخر دل نے سوچا کہ کبھی مرنا تو ہے ہی اور اگر موت انہیں راستوں پر لکھی ہے تو ڈرنا کیا۔ اس نقطہ پر خوب غور کیا اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا مانگی، عجب ماجرا گزرا کہ ہر قسم کا خوف جاتا رہا۔ (باقی آئندہ، انشاءاللہ)

بقایا۔خبریں

کرنے والے ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ اگر نہر اس علاقے سے نکالی گئی تو اس سے پرندے کی نسل ختم ہونے کے امکانات بہت زیادہ بڑھ جائیں گے۔ نہر کی تعمیر کا کام گذشتہ برس بھی روک دیا گیا تھا۔ اس مسئلے پر پرندوں میں دلچسپی رکھنے والے بین الاقوامی ماہرین کی توجہ بھی مبذول ہوگئی ہے۔ کئی کا خیال ہے کہ کورسر کی نسل کا خاتمہ نہایت قابل افسوس ہے۔ بمبئی نیچرل ہسٹری سوسائٹی کے ڈائرکٹر کا کہنا ہے 'یہ پرندہ صرف ۲۰ مربع کلومیٹر کے ایک قطعے میں پایا جاتا ہے اور اگر ہم نے اس علاقے میں تبدیلی لانے کی کوشش کی تو اس سے ہم اس خوبصورت پرندے کو ہمیشہ کے لئے کھودیں گے'۔

(بی بی سی نیوز۔فروری ۲۰۰۶ء)

Vol. 11 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 5
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

خبریں

(مرتّب، ولید ناصر)

ونڈوز ایکس پی، ایپل میک پر

کمپیوٹر ہیکر ایپل میکنٹوش کمپیوٹر پر ونڈوز آپریٹنگ نظام چلانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

اس کامیابی سے اس مقابلے کا بھی خاتمہ ہوگیا ہے جو ایپل کی جانب سے انٹل چپ کے آغاز کے استعمال کے بعد اس مقصد کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

یہ کارنامہ سرانجام دینے والے ہیکر جوڑے کو 13,845 ڈالر انعام بھی ملا ہے اور جس سافٹ ویئر کی مدد سے یہ کام مکمل ہوا، اسے اب کمپیوٹر کی دنیا میں پھیلایا جارہا ہے تاکہ دیگر افراد بھی اس عمل کا تجربہ کرسکیں۔

جنوری ۲۰۰۶ء میں وہ پہلا ایپل میک کمپیوٹر سامنے آیا تھا جس میں انٹل کی چپ استعمال کی گئی تھی۔

اس کمپیوٹر کے سامنے آتے ہی میک کے ماہر کولن نیڈر کو نے ایک مقابلے کا اعلان کیا تھا تاکہ یہ پتا لگایا جاسکے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک ہی مشین پر دو مختلف آپریٹنگ نظام ایک دوسرے کو متاثر کئے بغیر ساتھ ساتھ کام کر سکتے ہیں۔

اس مقابلے کے لئے ایک انعامی رقم کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔

اس مقابلے کے شرکاء کے لئے لازمی تھا کہ وہ ونڈوز ایکس پی اور ایپل کا او ایس ایکس (OS X) آپریٹنگ نظام ایک ہی کمپیوٹر پر چلائیں اور یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے کام میں خلل بھی نہ ڈالیں۔

سات مارچ کو ایپل کمپنی کے ماہرین نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ کام ممکن نہیں اور انعامی رقم کوئی حاصل نہیں کرسکے گا۔

ہیکروں کے سامنے بنیادی مسئلہ ان دونوں نظاموں کا مختلف طریقہء آغاز تھا کیونکہ ایپل اور دیگر کمپیوٹر آپریٹنگ سسٹم لوڈ کرنے کے لئے مختلف نظام استعمال کرتے ہیں۔

مقابلہ جیتنے والے ہیکروں نے ونڈوز ایکس پی کی انسٹالیشن فائلوں میں تبدیلی کی تاکہ وہ ایپل کے بُوٹ نظام کے ساتھ کام کرسکیں۔

کمپیوٹر ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کارنامے سے ایپل کمپیوٹروں پر ونڈوز کے سافٹ ویئر چلانا ممکن ہوسکتا ہے اور اگر ایسا ہوا تو ایپل کمپیوٹر کی مقبولیت میں اضافہ متوقع ہے کیونکہ صارفین سافٹ ویئر کی کمی کی وجہ سے بھی ایپل پر دیگر کمپیوٹروں کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔

(بی بی سی نیوز۔ مارچ ۲۰۰۶ء)

موبائل صارف کی نگرانی

موبائل فون میں موجود ٹرانسمٹر کی مدد سے اب کسی بھی موبائل صارف کی نشاندہی ممکن ہوگئی ہے۔ اس وقت متعدد ویب کمپنیاں یہ سہولت مہیا کررہی ہیں کہ آپ اپنے عزیز و اقارب کے بارے میں یہ معلوم کرسکیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔ لیکن کیا اس قسم کی معلومات کو انٹرنیٹ پر مہیا کرنا محفوظ ہے؟

کسی بھی شخص کی نقل و حرکت پر کھے جانے کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ کوئی بھی کمپنی دفتری اوقات کار کے دوران اپنے ملازموں کی نقل و حرکت پر نظر رکھ سکتی ہے یا پھر والدین اپنے بچوں کی حرکات کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ نقل و حرکت پر نظر رکھنے سے متعلق برطانیہ میں دستیاب آلات موبائل فون نیٹ ورک سے مطلوبہ فون کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور پھر تلاش کا کام کرنے والی کمپنیاں انٹرنیٹ پر ایک نقشے پر اس فون کی نشاندہی کردیتی ہیں۔ کسی بھی فون کے موجودہ مقام کی نشاندہی کے علاوہ یہ کمپنیاں اس فون پر مستقل نظر رکھنے کا کام بھی کرتی ہیں۔

موبائل براڈ بینڈ گروپ نے نقل و حرکت کی نگرانی کرنے والی کمپنیوں کے لئے ایک رضاکارانہ ضابطہء اخلاق بھی بنایا ہے۔ اس ضابطہء اخلاق کی ایک شق کے مطابق جب ایک فون بطور ٹریکنگ ڈیوائس Tracking Device رجسٹر ہوجائے تو اس فون کے مالک کو بذریعہ SMS وقفے وقفے سے اس بات کی یاد دہانی کروائی جائے کہ اس کی نقل و حرکت کی نگرانی کی جارہی ہے۔ اس عمل سے کسی بھی صارف کو بتائے بغیر اس کے فون کی نگرانی ممکن نہیں رہے گی۔ تاہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ تنبیہی پیغامات متواتر نہیں بھیجے جاسکتے۔ اس سلسلے میں متعدد فونوں کی نگرانی کی گئی اور اکثر ان تنبیہی پیغامات کے آنے میں دو سے تین دن لگے۔

برطانوی بچوں میں موبائل فون رکھنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اس بات کا بھی ریکارڈ رکھا جائے کہ کون ان کی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہا ہے۔ اگر آپ اصل والدین یا نگران نہیں تو اس ضابطہء اخلاق کے تحت نگرانی کرنے والی کمپنیاں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ وہ تصدیق کریں کہ نگرانی کرنے والا اور جس کی نگرانی کی جارہی ہے دونوں کی عمر سولہ سال سے زائد ہے اور یہ تصدیق متعدد طریقوں مثلاً کریڈٹ کارڈ کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ اس ضابطہء اخلاق کو بنانے والوں کی نیت نیک ہے تاہم موبائل براڈ بینڈ گروپ کا کہنا ہے کہ اس میں ابھی بہت بہتری کی گنجائش ہے۔ (بی بی سی نیوز۔ فروری ۲۰۰۶ء)

کمپیوٹر وائرس کے بیس سال

اب سے ٹھیک بیس برس قبل ممکنہ طور پر پہلا کمپیوٹر وائرس تخلیق کیا گیا تاہم اس کا مقصد تخریبی نہیں تھا۔ برین نامی پہلا وائرس ۱۹۸۶ء کے ابتدا میں سامنے آیا تھا۔ اگرچہ اس پروگرام کو اس وقت خاصی شہرت ملی کیونکہ یہ اپنی طرز کا پہلا پروگرام تھا تاہم یہ زیادہ تعداد میں کمپیوٹر کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ یہ صرف فلاپی ڈسک کے ذریعے ہی کمپیوٹر میں منتقل کیا جاسکتا تھا۔

دنیا میں پہلی مرتبہ نمودار ہونے کے صرف بیس ہی برس بعد آج مختلف طرز کے قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار کمپیوٹر وائرس پائے جاتے ہیں۔ برین وائرس کس نے بنایا؟ یہ ایک متنازعہ سوال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا مقصد اپنے سافٹ ویئر کا دفاع اور اس کا غیر قانونی استعمال روکنا تھا۔ برین نامی اس پہلے وائرس کو 'بوٹ سیکٹر' کا نام بھی دیا گیا ہے جو کہ فلاپی میں اس مقام کی نسبت سے ہے جہاں یہ چھپ جاتا ہے۔ اس کے بعد جہاں بھی اس فلاپی کو استعمال کیا جاتا ہے، یہ وائرس خود بخود ہی اس کمپیوٹر میں منتقل ہوکر اسے متاثر کردیتا ہے۔

اگرچہ برین ایک کمپیوٹر پروگرام تھا تاہم یہ کوئی تخریبی پروگرام نہیں تھا۔ تخریبی وائرس تخلیق کرنے کا سہرا رچرڈ سکینٹرا کے سر جاتا ہے جنہوں نے ایک کلونر نامی ایک پروگرام بنایا جس نے ایپل ٹو کمپیوٹرز کو نقصان پہنچایا۔ اس تخریبی پروگرام کو وائرس کا نام امریکی سائنسدان فریڈ کوہن نے دیا۔ آج اس وائرس کا پسندیدہ ٹارگٹ ونڈوز آپریٹنگ سسٹم ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وائرس پروگرام کے مقاصد بھی بدل چکے ہیں۔ اب یہ وقت گزاری کے لئے تخریبی مشغلہ رکھنے والوں سے لے کر ان مجرمانہ گینگز تک کے ہاتھ کا آلہ کار ہے جو پیسوں کے بڑے بڑے فراڈز میں ملوث ہیں۔ امریکہ میں ایک حالیہ تحقیق کے مطابق وہاں کے تقریباً ۸۴ فیصد کاروبار وائرس کے ذریعے متاثر کیئے گئے ہیں یا ایسا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

(بی بی سی نیوز۔ جنوری ۲۰۰۶ء)

سطح سمندر کی بلندی، تباہ کن

نئی تحقیق کے مطابق کرہ ارض اگلی چند صدیوں میں سطح سمندر کی خطرناک حد تک بلندی کے باعث تباہی کا شکار ہوسکتا ہے۔ سطح سمندر گرین ہاؤس گیسوں کے تیز رفتار اخراج کے باعث بلندی کی طرف مائل ہے اور اگر گرین ہاؤس گیسیں اسی رفتار سے خارج ہوتی رہیں تو اس صدی کے اختتام تک سطح سمندر کئی میٹر تک بلند ہوجائے گی۔

امریکی جریدے جنرل سائنس کے مطابق عالمی حدت کی وجہ سے گرین لینڈ کا درجہ حرارت ۲۱۰۰ء تک اتنا بڑھ جائے گا جیسا کہ ایک لاکھ تیس ہزار سال پہلے برف کے دور میں ہوا تھا اور جس سے برف پگھلنے کے باعث سطح سمندر تین سے چار میٹر تک بلند ہوگئی تھی۔ یہ تحقیق ایریزونا یونیورسٹی کے پروفیسر جوناتھن اوور پیک اور ساتھیوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پانچ سو سال میں مغربی انٹارکٹیک کی پچاس فیصد برفانی تہہ پگھل جائے گی۔ پروفیسر جوناتھن نے کمپیوٹر کے ذریعے ایک لاکھ تیس ہزار برس قبل ہونے والے موسمیاتی تغیر کا ماڈل پیش کیا ہے جس کے ذریعے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سمندری سطح کو چند میٹر تک بلند ہونے کے لئے کتنے درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماضی کے تغیرات کا سائنسدانوں نے آج کی صورت حال سے موازنہ کیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ سمندر کی سطح مستقبل میں کتنی بڑھ سکتی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ ایک صدی میں سطح سمندر ایک میٹر بڑھے گی۔ پروفیسر جوناتھن کا کہنا ہے کہ گرم گیسوں کے اخراج سے برف پگھلنے کا عمل زمین کو خطرناک زون میں لے جاسکتا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گلیشیئرز کی اچانک حرکات و سکنات سے زلزلوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

(بی بی سی نیوز۔ مارچ ۲۰۰۶ء)

نایاب پرندہ، امید کی کرن

بھارت میں ایک ایسے پرندے کو بچانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں جس کی نسل ختم ہونے کے قریب ہے۔ چڑیا سے ملتا جلتا کورسر نامی یہ نایاب پرندہ جنوبی بھارت میں پایا جاتا ہے جہاں ایک مجوزہ تعمیراتی منصوبے کے باعث اس کے قدرتی ماحول کو خطرات لاحق ہو گئے تھے۔ آب پاشی کے لئے بنائی جانے والی ایک مجوزہ نہر کی تعمیر سے امکانات تھے کہ کورسر کا قدرتی ماحول تباہ ہو جائے گا۔ تاہم اب آندھرا پردیش کی حکومت نے بمبئی نیچرل ہسٹری سوسائٹی سے کہا ہے کہ اس نہر کے لئے متبادل راستہ تجویز کیا جائے۔

۱۹۰۰ء میں خیال تھا کہ پانی میں چلنے کی صلاحیت رکھنے والے اس پرندے کی نسل ختم ہوگئی ہے تاہم ۱۹۸۵ء میں آندھرا پردیش کے کپاڈا ضلعے میں کورسر اچانک نمودار ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں پچیس کورسر پائے جاتے ہیں جن میں سے زیادہ تر آندھرا پردیش کی وائلڈ لائف سینکچوری میں ہیں۔

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کام باقی صفحہ نمبر ۳ پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر۔11 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ۔ہجرت۔ ھش، 1385 بمطابق۔ مئی 2006ء شمارہ نمبر 5

حلقہ وائیٹرسٹڈ میں فقید المثال وقارِ عمل

مورخہ 18۔ مارچ 2006ء بروز ہفتہ وائٹرسٹڈ میں شہر کی اِنتظامیہ کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق جماعت کے ممبران نے وقارِ عمل میں حصّہ لیا۔

انتظامیہ نے شہر میں ایک مخصوص علاقہ وقارِ عمل کرنے کے لیئے دیا اور اس کام کو کرنے کے لیئے Stadt کی طرف سے ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

اس وقارِ عمل میں مکرم گلزار احمد صاحب، مکرم محمد افضل صاحب، مکرم محمد یونس صاحب، مکرم بشیر احمد مجوکہ صاحب اور محمد اشرف صاحب کے علاوہ شہر ھٰذا کے دوسرے احباب نے بھی ذوق شوق سے حصّہ لیا اور کام کو احسن رنگ میں انجام دیا گیا۔

آخر پر تمام احباب کو ایک ریسٹورانٹ میں ریفرشمنٹ دی گئی جس میں مکرم برگر ماسٹر صاحب بھی تشریف لائے اور احباب کا شُکریہ ادا کیا اُن کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا، اُنہوں نے خوشی کا اِظہار کیا اور تعریف کی۔

اِس موقع پر اخبار کا نمائندہ بھی آیا ہوا تھا جس نے صدر صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔

اللہ تعالیٰ جرمن قوم کو جلد از جلد حقیقی اسلام کو سمجھنے کی اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ۔ ارشد احمد شہباز جنرل سیکریٹری لوکل امارت Darmstadt)

مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے تیس طلباء کی مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں آمد

یہ محض خُدا تعالےٰ کا فضل واحساں ہے کہ صوبہ ھیسن کے شہر ''ڈارمسٹڈ'' میں جب سے مسجد نور الدین تعمیر ہُوئی ہے کیا مسلم اور کیا غیر مُسلم اِس مسجد کو دیکھنے کے لیئے اکثر آتے رہتے ہیں، چنانچہ مورخہ 24 مارچ 2006 بروز جُمعہ بھی آفن باخ سے (30) طلباء اور طالبات جو سب گیارویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں صبح دس بجے مسجد آئے اُن کے ساتھ اُن کی ٹیچر بھی تھیں اِس وفد میں 6 تُرک مسلمان اور باقی غیر مسلم تھیں جن کو مسجد لانے کے لیئے ایک احمدی طالبہ عزیزہ ماہم چوھدری نے کوشش کی اور پروگرام بنایا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بس اسٹاپ مسجد نور الدین کے بالکل سامنے ہے۔ جب وہ بس سے اُتریں تو اُن کی ٹیچر نے سب کو مسجد کے اِحترام کے طور پر دوپٹے اوڑھنے کی ہدایت کی۔ مقامی طور پر ان کا استقبال محترمہ لوکل صدر صاحبہ لجنہ امتہ الحی صاحبہ اور سیکریٹری تبلیغ لجنہ محترمہ ماریہ زبیر نے کیا۔ مسجد دکھانے کے بعد سب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا گیا بہت سی طالبات نے خُوشی کا اظہار کیا کہ پہلی بار اسطرح تفصیل سے اسلامی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان کی ٹیچر نے من ہائیم جلسہ سالانہ میں بھی شریک ہونے کا وعدہ کیا۔ طالبات نے بھی دوبارہ مسجد آنے کا اظہار کیا۔ تمام مہمانوں کی کیک اور چائے سے تواضع کی گئی۔ اکثر نے جانے سے پہلے فوٹوگرافی بھی کی۔ اسطرح یہ مہمان دو گھنٹے سے زائد مسجد میں رہنے کے بعد پُرمسرت واپس تشریف لے گئے اللہ تعالےٰ عزیزہ ماہم چوھدری اور مقامی لجنہ کی عہدیداروں کو جزاء عطا کرے جنہوں نے وقت دے کر مہمانوں کو خانہ خُدا میں اسلام کی تعلیم سے آگاہی کروائی۔

مورخہ 27 مارچ 2006ء کو لوکل امارت میں جلسہ یومِ مسیح الموعودؑ منایا گیا جو مسجد نور الدین ڈارم سٹڈ میں مُنعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے معہ اردو ترجمہ پیش کی۔ جرمن ترجمہ مکرم نعمان لون صاحب نے کیا۔

اسکے کے بعد ایک خادم مکرم عثمان صاحب (صفحہ:۲)

لوکل عمارت فرنکفرٹ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

مورخہ 26 مارچ 2006ء بروز اتوار کو بیت السبوح میں لوکل عمارت فرنک فرٹ کے تحت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا، جس کی صدارت مکرم فلاح الدین خان صاحب نے کروائی۔ مکرم راجہ ندیم انجم صاحب نے سورۃ جمعہ کی تلاوت بمعہ اُردو ترجمہ پیش کی۔ نظم مکرم مرزا منصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس بابرکت تقریب کی پہلی تقریر مکرم ادریس احمد صاحب نے زیرِ موضوع ''ظہور امام مہدیؑ کی پیشگوئیاں'' کی۔ آپ نے قُرآن وحدیث وبزرگان اُمت اور غیر مسلم اکابرین کے حوالہ سے ثابت کیا کہ ظہور مہدی تمام باقی صفحہ نمبر۲ پر

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اُس نے پہلے بنائے ہوئے تھے اُن سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اُسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اُس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اُسے اپنے علم کا یا قوتِ بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اُس کے ربّ ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ، 144)

ریجن ہیسن نارڈ میں داعی الی اللہ ورکشاپ کا انعقاد

مورخہ 18 مارچ 2006ء کو ریجن ہیسن نارڈ میں داعی الی اللہ ورکشاپ منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز 12:10 پر ہوا۔ کلام پاک کی تلاوت عزیزم کمال احمد صاحب نے کی اور ساتھ اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ جرمن ترجمہ عزیزم شہزاد احمد صاحب نے کیا۔ نظم عزیزم رضوان سرور صاحب نے پڑھی اور اس کا ترجمہ مکرم مصباح الظفر کھوکھر صاحب نے کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کو تبلیغی ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد اور طریقہ کار کے بارہ میں بتایا، اور ہدایات دیں، وقت کی پابندی کرنے پر زور دیا۔ اس کے بعد سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 68 کا ترجمہ پیش کیا ''اے رسول ﷺ: اچھی طرح پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اُس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے ہمیں کیا کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں، اس پر غور کرنے کے لئے آج ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ وخلفاء سلسہ نے اس بارے میں جو ہدایات دیں ہیں، خاکسار نے مختصراً پڑھ کر سنائیں۔

نماز ظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس کے بعد سوال وجواب اور اظہارِ رائے کا پروگرام ہوا باقی صفحہ ۲ پر

ناصر باغ گروس گیراؤ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

الحمدُ للہ کہ لوکل امارت گیروس گیراؤ کو یوم مسیح موعودؑ شایانِ شان طور پر منانے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام سارے دن پر محیط تھا۔ اس روز تقاریر کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ علاوہ ازیں بیت بازی، ذہنی آزمائش کے پروگرام بھی ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے دوستوں اور حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا صاحب نے افتتاحی تقریر میں سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں ایک تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں علاوہ خدام وانصار کے اطفال نے بھی حصہ لیا۔

تقریری مقابلہ کے بعد وقفہ نماز وطعام ہوا۔ سیکرٹری ضیافت مکرم ناصر شاہ صاحب اور اُن کی ٹیم نے انتہائی محنت سے تمام افراد کے لئے کھانا تیار کیا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مقابلہ جات میں اوّل، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح حاضری کے لحاظ سے اوّل آنے والے حلقہ کو انعامی شیلڈ دی گئی۔ اس پروگرام میں آٹھ سو پچیس افراد نے شرکت کی۔ انتظامی امور میں کچھ دوستوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(رپورٹ۔ محمد اکرم خان، انچارج پروگرام)

یومِ مئی

''پچھلے ہزار سالہ دور میں مزدور سرمایہ داروں کے ظلم وتشدّد کا نشانہ بنے رہے مگر آئندہ ہزار سال مظلوم انسانیت کے لئے آزادی اور خوشحالی کے سال ہونگے''۔ ''رابرٹ اودن ۱۸۳۳ء''

''مزدوروں نے مرنے والوں کے لہو سے اپنا پرچم رنگ لیا جب سے مزدورں کا جھنڈا سرخ رنگ کا چلا آتا ہے''

قدیم زمانے سے ہی مئی کا مہینہ اپنے جلو میں کئی تقریبات لئے ہوئے آتا ہے خاص طور پر یورپ میں یکم مئی کا دن کسان بڑے جوش وخروش سے منایا کرتے تھے اور یہ دستور عیسائیت کے ظہور سے بھی پہلے کا ہے۔ اس دن کسان تو شائد اس لئے خوشی مناتے ہونگے کہ ان کی فصل اچھی ہوئی اور انہیں اپنی محنت کا پھل ملا۔ لیکن آہستہ آہستہ اب اس دن کو ایک میلہ کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

اس دن لوگ پھولوں کے ہار اور درختوں کی سرسبز شاخیں اٹھائے جلوس نکالتے تھے۔ شاخوں اور پھولوں سے ایک درخت بنایا جاتا جسے Mai Tree کہا جاتا ہے۔ حسین ترین مرد کو مئی کا بادشاہ اور خوبصورت ترین عورت کو مئی کی ملکہ کا خطاب دیا جاتا ہے اب بھی بعض علاقوں میں یہ طریق رائج ہے۔ اس کے علاوہ یوم مئی سے متعلق بعض عجیب وغریب خیالات اور رسومات پائی جاتی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس دن شبنم سے چہرہ دھونے سے خوبصورتی پیدا ہوتی ہے پندرہویں اور سولہویں صدی میں یوم مئی کو باقاعدہ تعطیل ہوا کرتی تھی لیکن مذہبی قسم کے عیسائی اس دن کی رسومات کو ناپسند کرتے تھے بلکہ جون سٹبز نامی عیسائی نے تو اسے بتوں کی نقل قرار دیا کیونکہ جس طرح یہ لوگ بتوں کے سامنے ناچتے اور خوشی مناتے تھے اسی طرح Mai pool یا Mai Tree کے سامنے ناچتے اور خوشیاں مناتے تھے۔ چنانچہ ۱۶۴۴ء میں انگلستان کے ایوان نے پول منانے کی ممانعت کردی لیکن شاہی دور میں یہ دن پھر منایا جانے لگا۔ یوم مئی کا مزدور تحریک کے ساتھ تعلق اور پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۳۳ء میں ''رابرٹ اودن،، نامی ایک شخص نے یہ آواز بلند کی کہ پچھلے ہزار سالہ دور میں مزدور سرمایہ داروں کے ظلم وتشدّد کا نشانہ بنے رہے مگر آئندہ ہزار سال مظلوم انسانیت کے لئے آزادی اور خوشحالی کے سال ہونگے۔ اور ''مسٹر رابرٹ اودن،، کی یہ بات واقعی درست نکلی انگلستان میں یہ پہلا شخص تھا جو ریاست کا مالک تھا اس نے اپنی فیکٹریاں قائم کیں مزدورں کو رہائش وغیرہ کی سہولتیں دیں ان کے اوقات کار مقرر کئے ان کے بچوں کے سکول اور تفریحی پارک بنائے لیکن ان اخراجات کے باعث دوسری فیکٹریوں کی نسبت ''رابرٹ،، کو نقصان اٹھانا پڑا اس لئے اس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام فیکٹریوں پر پابندی لگائے اور ملک کے تمام مزدورں کو یہ سہولتیں دی جائیں لیکن حکومت نے اس مطالبہ پر کوئی خاص توجہ نہ دی اور وہ مایوس ہوکر امریکہ چلا گیا تاہم رابرٹ کے اس نظریہ کی بناء پر اسے ''برٹش سوشلزم،، کا باپ کہا جاتا ہے انگلستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی مزدور قوم پر تشدّد کی رو جاری تھی امریکہ اور آسٹریلیا میں مزدور دن میں سولہ گھنٹے کام کرتا تھا جبکہ جاپان میں بیس گھنٹے اور اس پر مستزاد یہ کہ انہیں طبی امداد تک کی سہولتیں بھی حاصل نہ تھیں۔ چنانچہ ۱۸۳۳ء میں انگلستان کے مزدورں نے اپنے حقوق کی بحالی کے لئے تحریک شروع کی مگر جبر وتشدّد سے اسے دبانے کی کوشش کی گئی ۱۸۵۶ء میں آسٹریلیا کے مزدورں نے بھی اوقات کار سولہ گھنٹے کی بجائے آٹھ گھنٹے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا جسے منظور کیا گیا مگر امریکہ میں بدستور سابقہ طریق رائج رہا ۱۸۲۷ء میں فلاڈیلفیا امریکہ میں ایک ٹریڈ یونین قائم ہوئی مگر وہ کامیاب نہ ہوسکی۔ ۱۸۶۶ء میں امریکہ کی تمام مزدور تنظیموں نے متفقہ طور پر کام کے اوقات کم کرنے کے لئے ایک قرارداد پاس کی اور اسی سال مزدورں کی بین الاقوامی تنظیم جنیوا کانگرس نے بھی اس کی تائید کی۔ ۱۸۶۷ء میں کارل مارکس نے اس کی حمایت کی سرمایہ داروں نے مزدورں کی بڑھتی ہوئی قوت دیکھ کر ۱۸۷۵ء میں چند مزدور رہنماؤں کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔

۱۸۸۵ء میں جب امریکہ میں مہنگائی اور معاشی بدحالی کا دور دورہ تھا تو اس تحریک کو مزید ہوا ملی اور بالآخر یکم مئی ۱۸۸۶ء کو تمام مزدور کام چھوڑ کر سڑکوں پر نکل آئے اور مکمل ہڑتال کا اعلان کیا حکومت کی مداخلت بے اثر ثابت ہوئی۔ ۲ مئی کو مزدورں نے شکاگو میں پھر جلوس نکالا۔ پولیس نے ان پر دھاوا بول دیا۔ کئی مزدور مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔ ۳ مئی کو مزدورں نے ایک احتجاجی جلسہ کیا لیکن کسی شخص کے بم پھینکنے سے ایک سارجنٹ ہلاک ہوگیا پولیس نے مظاہرین پر سخت حملہ کیا۔ جس میں بیسیوں مزدور کام آئے اس موقع پر مزدوروں نے مرنے والوں کے لہو سے اپنا پرچم رنگ لیا جب سے مزدورں کا جھنڈا سرخ رنگ کا چلا آتا ہے۔ ۴ مئی کو پھر جلوس نکالا گیا۔ کئی مزدور رہنما گرفتار ہوئے جنہیں بعد میں پھانسی کی سزا دی گئی۔ ۱۸۸۷ء میں امریکہ کی ایک ریاست نے آئینی طور پر یکم مئی کو ''لیبر ہائی وے،، بنانے کا اعلان کیا دوسری سوشلٹ انٹرنیشنل کی پہلی کانگرس میں یہ دن بین الاقوامی طور پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ برطانیہ میں پہلی بار ۱۸۹۲ء میں سرکاری طور پر یہ دن منایا گیا۔ یاد رہے کہ امریکہ میں یہ دن ستمبر کے پہلے سوموار کو منایا جاتا ہے پاکستان میں پہلی مرتبہ یکم مئی ۱۹۷۲ء کو یہ دن منا گیا۔

(ماخوذ از خالد ۱۹۷۷ء)

(بحوالہ مصباح مئی ۲۰۰۱ء)

لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں

فرید برگ نور......حلقہ میں مختلف نوعیت کے پروگرام ہوئے مثلاً عیدملن پارٹی، تبلیغی ورکشاپ، یومِ مصلح موعودؓ کے پروگرام میں بد رسومات کے موضوع پر تبادلہء خیال ہوا۔ مہندی کی رسم، فحش گانے، لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنانا، جہیز کی نمائش وغیرہ اور رشتے کرتے وقت ذات پات کی ترجیح ناپسندیدہ ہیں۔ سالگرہ منانا غلط ہے۔ اچھی رسمیں مثلاً آمین کرنا، عقیقہ کرنا اور دعوتِ ولیمہ کا انعقاد جائز ہیں۔ ایک کتب اسٹال بھی لگایا گیا۔ اور کلوجمیعا کا اہتمام کیا گیا۔

(امتہ العزیز انور صاحبہ)

آلن......عیدملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کا پسِ منظر واضح کیا گیا۔ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ناصرات نے ایک ٹیبلو پیش کیا۔ جماعتی کتب کا سٹال لگایا گیا جبکہ چوڑیوں اور مہندی کا سٹال بھی لگا اور مہمانوں کو کتب کے ہمراہ چوڑیاں بھی تحفۃً دی گئیں۔ اس کے بعد پاکستانی کھانوں سے سب لطف اندوز ہوئے۔ میوزیکل چیئر کا پروگرام بھی دلچسپ رہا۔ اس پروگرام میں مختلف اقوام کی مہمان خواتین (جن میں جرمن، ترکش، افغانی، روسی، اور سری لنکا شامل ہیں) کے علاوہ آلٹن ہائم کی شیف، ٹیچرز اور ڈاکٹر نے بھی شرکت کی۔ خدا کے فضل سے ہمارا یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ الحمدللہ (شکیلہ خان صاحبہ)

نوئے ویڈ Neuwied......شہر کے مصروف ترین بازار میں ہیومینٹی فرسٹ کی مدد کے لئے کھانے کا سٹال لگایا گیا۔ مقامی لجنہ اماء اللہ نے بہت شوق سے کھانے تیار کر کے دیئے۔ اطفال الاحمدیہ نے سٹال پر بھرپور ڈیوٹی دی اور بہت لطف اندوز ہوئے۔ دورانِ سال تبلیغی سٹال بھی لگائے گئے۔

(امتہ القدوس فرحت صاحبہ)

☆......☆......☆

''خدمت میں عظمت ہے''

لجنہ وناصرات کے آلٹن ہائم کے دورے

آخن......شہر کی سوشل انتظامیہ سے اجازت لیکر آلٹن ہائم کا دورہ کیا گیا۔ بات چیت کے دوران انتظامیہ کی نگران نے اس بات کا اظہار کیا کہ کہیں اس وزٹ کی آڑ میں ہم تبلیغ تو نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں یقین دلانے کے بعد کہ ہم صرف خلوصِ دل سے محض بوڑھے لوگوں کی خوشی کی خاطر ان سے ملنے اور پھول پیش کرنے آئیں گے۔ ہمارے بچے ان کے لئے چند نغمے پیش کریں گے۔ ایک لجنہ ممبر نے بہت سے پھول تحفۃً دیئے جن سے ہم نے پچاس گلدستے تیار کئے اور آلٹن ہائم پہنچے۔ وہاں لوگوں سے ملے اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بچّوں نے پھول اور نغمے پیش کئے تو سب بہت محظوظ ہوئے اور بہت سے بوڑھے تو فرطِ جذبات سے رونے لگ گئے کہ آپ صرف ہماری خاطر آئے ہیں۔ انتظامیہ نے ہمارا تعارف حاصل کرنا چاہا تو ہم نے اپنی جماعت کا تعارف پیش کیا جس وہ سب بہت متاثر ہوئے۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم دوبارہ بھی آئیں۔ الحمدللہ کہ یہ دورہ کامیاب رہا (سیکرٹری تبلیغ)

فرید برگ نارڈ......میں آلٹن ہائم کا دورہ کیا گیا اور پچاس شالیں بطور تحفہ آلٹن ہائم میں موجود بوڑھے لوگوں کو دی گئیں۔ وہ لوگ ہمیں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے ایک عورت ہمیں پہچان کر کہنے لگی کہ آپ دو سال پہلے بھی آئی تھیں۔ اور ہمیں گلے لگا کر رونا شروع کر دیا ہمیں بھی اُسے دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی۔ ایک بزرگ آدمی کو ہم نے شال تحفہ دی تو اُس نے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا۔ آلٹن ہائم کی انچارج نے ہمیں بتایا کہ یہ آدمی جوانی میں فٹبال کا کھلاڑی تھا۔ آپ نے جو شال دی ہے اس کے اوپر فٹبال کی تصویر دیکھ کر رو رہا ہے۔ غرض کہ ہم نے وہاں بہت ہی تکلیف دہ مناظر دیکھے۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہر آنکھ ہم سے یہ سوال کر رہی ہے کہ دوبارہ ہمیں ملنے کب آؤ گے؟ خدا تعالیٰ ہمیں ایسی محرومیوں سے محفوظ رکھے اور خدمت انسانیت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے آمین۔

آج سے ۷۷ برس قبل کی ایک تحریر

خلافت اور اس کی برکات

" خلیفہ خدا کا ہاتھ ہے کہ جو قوم کو زندہ کرنے والا اور اُسے تھامے ہوتا ہے "

از قلم: محترمہ سعیدہ صادق صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم عبد السلام صاحب مرحوم

(تعارف! محترمہ سعیدہ صادق صاحبہ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہو تھیں)۔

"اپنی بہنوں کی خدمت میں آج میں اپنے ایک ایسے عقیدہ کے فوائد و برکات بیان کروں گی جو وقت کا سب سے اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ بہنو! یقیناً آپ اس عیاں حقیقت سے بے خبر نہ ہوں گی کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی بامِ رفعت پر جلوہ گر ہونا اس کے لئے ناممکن ہے جب تک کسی نظام کی سلک سے منسلک نہ ہو اور اس کے اعمال کا انصرام کسی انتظام پر مبنی نہ ہو۔ ارتقاء کی منازل وہی قوم طے کرے گی جو اس امر سے آشنا ہو کر اس کے لئے کوشش کرنا اپنا شعار اور نصب العین قرار دے گی۔

میں نظام کے فوائد پر زیادہ زور نہ دیتے ہوئے اپنی بہنوں کو یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ کوئی تنظیم مکمل نہیں ہو سکتی جب تک لوگوں کی توجہ کو مرکوز کرنے کے لئے ایک خاص نقطۂ نظر مرکزی نہ ہو۔ اور وہ ایسا وجود ہونا چاہئے جس کے صادر کردہ احکام قابلِ تعظیم اور سزاوار تکمیل سمجھے جاویں۔ وہ قوم کی آراء کا منتہا ہو اور ان کا راہنما ایسے ہی منصب کو خلافت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور خلیفہ ہی وہ وجود ہے جس کے اوامر کا امتثال ضروری اور لازمی قرار دیا جاتا ہے اور وہی تنظیم کو قائم رکھ سکتا ہے کیونکہ

"خلیفہ نام ہے اس نظام کی آخری کڑی کا جو مختلف افراد کو ایک لڑی میں پرونے والی ہوتی ہے"

خلیفہ خدا کا ہاتھ ہے کہ جو قوم کو زندہ کرنے والا اور اُسے تھامے ہوتا ہے وہ قوم کا حقیقی ہمدرد اور اپنے قلب میں اس کے لئے سچی تڑپ رکھنے والا ہوتا ہے جماعت کے حق میں اس کے دل سے نکلی ہوئی دعائیں فلک کے تمام پردوں کو چاک کر کے اور سب روکوں کو دور کر کے بارگاہِ ایزدی میں شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں وہ دنیا میں خدا کی قدرتوں کا زندہ نشان ہوتا ہے کہ جس سے اس کی ہستی کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ اس پر ترقی کی راہوں کو کھولتا ہے اور اس کے دل میں ان تمام راستوں کا الہام کرتا ہے جن پر وہ قوم کو چلاتا ہے اور اس کی حقیقی راہنمائی کرتا ہے۔ وہ ایک ایسی بیٹری ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ اس کے متبعین کے قلوب کے تار اُلجھے ہوتے ہیں وہ ان میں روحانی قوت کو پیدا کرتا ہے اور انہیں روحانیت کی روشنی سے منور کرتا ہے اور ان کے خیالات کو، وساوس کو پاک اور نفوس کا تزکیہ کرتا ہے گویا اس کا وجود زندگی کی علامت ہے اور حیات ملّی کا ثبوت ہے۔

"جس قوم کا امام نہیں وہ مردہ ہے اس کے اندر روح نہیں"

اور یقین جانو کہ ایسی قوم بجائے ترقی کے دن بدن تنزل کے راستوں پر گامزن ہو کر ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں گر جائے گی۔ عالم اسلام کی موجودہ نکبت و ادبار کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ آج کسی ایسی منظم جماعت کی صورت میں نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امیر ہو۔ ان کی مثال بعینہٖ ایک سپاہ کی ہے جس کا کوئی کمانڈر نہیں، نہ سالار ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی قوم کامیاب وغالب ہونے کی بجائے ہمیشہ ناکام ہوتی ہے جب تک مسلمان ایک نظام کے ماتحت رہے فتح و نصرت کا سہرا ان کے سروں پر لہراتا رہا وہ آسمان پر آفتاب و ماہتاب ہو کر چمکے مگر جونہی انہوں نے خودسری اختیار کی خدا کی مدد سے محروم ہو گئے اور ضلالت نے ان کو چاروں طرف سے آگھیرا۔ انتشار اور پراگندگی دنیا میں ایسے ہی بدنتائج کا موجب ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے "يد الله على الجماعة" کے مختصر مگر جامع اور پُرحکمت الفاظ بیان فرما کر اسلام کے پیرو کاروں کو اسی اصل کی طرف توجہ دلائی اور ایک دوسرے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "جب کبھی تم سفر کرنے لگو تو ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیا کرو" مگر افسوس کہ مسلمانوں نے جہاں دیگر احکامات سے بے رغبتی بے اعتنائی برتی اسی طرح اس سے بھی غفلت کا اظہار کیا جس کا بھیانک اور خوفناک نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے"۔

(از مصباح یکم اگست ۱۹۲۹ء) بحوالہ مصباح مئی ۱۹۹۷ء

نام خدا ہے اپنی طاقت ، نامِ محمدؐ اپنی دولت
اپنے ربّ پر ناز ہمارا ، ایک صدی سے اوپر ہے
گھر جلوائے ، ماریں کھائیں ، بے وطنی کے صدمے جھیلے
عشق کا یہ بھرپور نظارہ ، ایک صدی سے اوپر ہے
لاکھوں سے اب بڑھ کر عرشی شامل ہوئے کروڑوں میں
فتح مبین کا یہ لشکارا ، ایک صدی سے اوپر ہے

"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"

'مندرجہ بالا فقرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روشن الہام ہے جو ہم سب نے اپنی آنکھوں سے اپنے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت میں بڑی شان و شوکت سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ یہ الہام تذکرہ میں ۱۹۰۳ء کے الہامات میں درج ہے۔ حضرت مرزا شریف احمدؓ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے ان کی پیدائش بھی ۱۹۰۳ء کی ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمدؓ پر چسپاں کئے گئے اور یقیناً آپؓ اس کے مصداق بھی تھے حضرت مرزا شریف احمدؓ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمدؒ (والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) جب اللہ کے فضل سے طویل عمر پا کر فوت ہوئے تو آپ کی وفات پر ہمارے اس وقت کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمدؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء میں فرمایا

"یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کروا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ مرزا شریف احمدؓ کو مخاطب کر کے کشف میں کہتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ پر بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" اب ظاہر بات یہ ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمدؓ کے لئے پورا نہیں ہوا۔۔۔۔ یہ بات بعینہٖ آپ (حضرت مرزا منصور احمدؒ) کی ذات پر پوری ہوئی۔ وہ امارت مقامی جس میں مَیں بیٹھا کرتا تھا۔ اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا نمائندہ ہوں اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوئے۔ کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ یقیناً آپؒ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا اب جب کہ میں نے ان (حضرت مرزا منصور احمد۔۔ناقل) کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ "میری جگہ بیٹھ"۔۔۔۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے لیے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ تو "ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰ جنوری تا ۵ فروری ۱۹۹۸)

بیشک یہ الہام اپنے اپنے رنگ میں حضرت مرزا شریف احمدؓ اور حضرت مرزا منصور احمدؒ کے بارہ میں بھی پورا ہوا لیکن یہ اپنی پوری شان و شوکت ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت میں پورا ہوا اور ایک دنیا اس کی گواہ ہوئی۔

وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے کہ ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہے لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے اور اب ہم نے دیکھا کہ یہ پیش گوئی کس شان سے مسیح پاکؑ کے پڑپوتے کی ذات میں پوری ہوئی۔

اپنے پیارے امام کی خلافت میں ہم سب اس بات کہ گواہ ہیں کہ کس شان سے اللہ پاک نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی گدی پر بٹھایا۔ انسان فانی ہے جو اس دنیا میں آیا اس نے ایک دن واپس بھی جانا ہے۔ خدا کے موعود نبیؑ نے خدائی بشارتوں کے ماتحت خدا کے حکم سے ایک پودے کی تخم ریزی کی اور وہ پودا پوری شان سے بڑھنے لگا مگر ہر کام کے لیے خدا نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر بہت سے بدنصیبوں نے سمجھا کہ شاید اب یہ سلسلہ ختم ہوا مگر یہ سلسلہ پوری شان سے پہلے خلافت اولیٰ، پھر ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، اور اب خدا کے فضل سے اب خلافت خامسہ میں پھل پھول رہا ہے اور انشاء اللہ اب خلافت منہاج نبوت پر تا قیامت قائم رہے گی (انشاء اللہ)

جماعت کو خلافت سے جو محبت ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بوڑھے، نوجوان، کم عمر بچے بچیاں ہر کوئی دیوانہ وار اس شمع کے گرد گھومتا ہے ملاقات کی بے پناہ خواہش پر ہر پیر و جوان، بوڑھے، بچے کے دل میں ہے خلیفۂ وقت کی ذات سے محبت ہر احمدی کو اپنا اسیر کیے ہوئے ہے۔

اب تو ایم ٹی اے کے توسط سے خدا کے فضل سے اس نعمتِ بابرکت سے پوری دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔ ان سے پہلے کے خلفاء جن سے ہم اتنا ملے نہیں یا انہیں دیکھا نہیں، لیکن پھر بھی وہ ہماری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ کہیں تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر پڑھتے ہوئے اور پھر آپؓ کی اور بہت ساری کتب کے مطالعہ کے دوران یا پھر مسجد اقصیٰ ربوہ میں کم عمری میں ایک مسیحا نفس کے شیریں بول ابھی تک کانوں میں رس گھولتے ہوئے، عالمانہ خطبات دیتے ہوئے یا پھر حقائق الفرقان اور مرقات الیقین پڑھتے ہوئے ایک پُررعب و پُرحکمت نورانی چہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور سب سے بڑھ کر وہ وجود جس کے درخت وجود کی ہم سب سرسبز شاخیں ہیں ان سب سے وہی عشق و محبت کا سلسلہ ہے گویا کہ "لفظ سب ہیں پرانے کہانی نئی"

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس بے امان دور میں خلافت جیسی نعمت عظمیٰ سے نوازا اور اس چشمہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشی۔ دعا ہے کہ ہم تا قیامت اس نعمت سے سیراب ہوتے چلے جائیں اور اس خزانے سے اپنی جھولیاں بھرتے رہیں اور اس انعام کے صحیح وارث بنیں (آمین ثم آمین)

(مبارکہ شاہین۔ فنگ ہلڈ)

Vol.5 Monthly Khadija Germany Issue 10

Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-5487662, Telefax:069-506886360, E-mail: khadijaakhbar@yahoo.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران:9)

"اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے"

نظام خلافت کے بارہ میں قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بہت عمدہ وضاحت فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں "قرآن شریف کی تعلیم اور سلسلۂ رسالت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی رسول اور نبی کو بھیجتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ ایک آدمی دنیا میں آئے اور ایک آواز دے کر واپس چلا جاوے بلکہ ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے جس کے لئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ایک انسان کی عمر بہر حال محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کے لئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں سے یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کی تکمیل فرماتا ہے یہ جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں"۔ (بحوالہ خالد مئی ۱۹۶۰ء)

"ہمیشہ اسلام نے خلفاء کے ذریعہ ترقی کی ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"دیکھو ہم ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں مگر تم نے کبھی غور کیا کہ یہ تبلیغ کس طرح ہو رہی ہے؟ ایک مرکز ہے جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن کے دلوں میں اسلام کا درد ہے اکٹھے ہو گئے ہیں اور اجتماعی طور پر اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء کے لئے کوشش کر رہے ہیں وہ بظاہر چند افراد نظر آتے ہیں مگر ان میں ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے ہیں جس طرح آسمان سے پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتی ہیں اور وہی دھاریں ایک بہنے والے دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اس طرح ہمیں زیادہ قوت اور شوکت حاصل ہوتی چلی جا رہی ہے......اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے" (از الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء)

اسی طرح فرمایا: "اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ اسلام نے خلفاء کے ذریعہ ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا" (درس القرآن صفحہ ۷۲ مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء از حضرت المصلح الموعودؓ)

"جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے ۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آئندہ بھی مخالفت ضرور ہوگی اس سے کوئی انکار نہیں ہے کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گذرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں بھی لکھ دی جائے گی۔

مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت وصبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان اور فتح مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔"

(از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء بر موقعہ پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

"قفس یہ اُبھریں گے تخت بن کر وہ سلطنت بھی عجیب ہوگی"

اُسکتی دنیا کو زیست اکدن ہمارے ہاتھوں نصیب ہو گی
بہشت اب بھی خدا ہمارا ہمیں سے فتح قریب ہو گی

لہو شہیدوں کا رنگ لا کر جو لالہ زاروں میں کھل اٹھے گا
نئے چمن اب کھلیں گے ہر سو بہار کتنی عجیب ہو گی

ابوہریرہؓ کا وہ ترانہ "بخ بخ" پھر سنائی دے گا
قفس یہ اُبھریں گے تخت بن کر وہ سلطنت بھی عجیب ہو گی

ہدیٰ کے پرچم کو سنگ لے کر بڑھے چلے ہیں بڑھے چلیں گے
ہزار طوفاں اٹھیں تو کیا غم ہر ایک آندھی حبیب ہو گی

ہماری لذّت کے اور محور ، سکوں کا مرکز خدا ہمارا
جو ملنا ہم سے تو جان رکھنا یہ دنیا آخر رقیب ہو گی

فلک پہ سورج چمک رہا ہے، اجالا ہر سُو بکھر رہا ہے
جو بند رکھو گے آنکھ اپنی تو پھر نہ صبح نصیب ہو گی

محبتوں کے ہمّیں پیامبر ہمارے دَم سے وفا سلامت
بجھے گی نفرت کی آگ جس دم گھڑی ضیاءؔ وہ لطیف ہو گی

فرحت ضیاءؔ راٹھور۔ ہمبرگ

●●●●●●●●●●●●

تبتّل کا مقام

جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پاسکتا

ہمارے ہاتھ پر توبیعت یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دُنیا میں بھیجا ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کا نائب ہے۔ جس کا نام حَکَم اور عدل رکھا گیا ہے اپنا امام سمجھوں گا۔ اس کے فیصلے پر انشراحِ قلب کے ساتھ راضی ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینے میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اُس نے تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اُس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے بلکہ اُس کی راہ میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور اُن حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جب تک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جا کر اُلوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لیے مایۂ حیات تھے استعمال کرو۔ لیکن وہ کبھی بھی بارآور نہ ہو گی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پاسکتا۔ جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی۔ اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بارآور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل کے لیے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی۔

(ملفوظات جلد اوّل 553۔ ایڈیشن 3)